قل هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون انما يتذكر اولوا الالباب

۷۸٦

چوں نصِّ بالا دال است بر توقف تذکر و منہ التصوف بر حصول لُب
اعنی بہ العلم والتعرف۔ پس برائے تکمیل ایں ضرورت رسالہ

۵۶۳

التکشف عن مہمات التصوف

کہ ہم ذریعۂ تکرم است باین فن و تشرف، و ہم مزیل خشونت است فی التقشف

از افادات حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ فی ظلہ عن
التلہف والتاسف

حسب الفرمائش محمد عثمان غفرلہ اللہ الرحمن مالک کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی

ہندوستان پرنٹنگ ورکس دہلی میں طبع ہوئی

اطلاع: کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی سے جملہ تصانیف حضرت حکیم الامۃ مجدد الملۃ مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہم العالی ملتی ہیں۔

بلای ادست میرسد ترجمہ لفظی یہ ہے کہ شمع نے چاہا تھا کہ راز اہل خلوت کا ظاہر کرے۔ مگر اُس کے راز دل نے زبان تک پہونچکر اُسکو سوختہ کر دیا۔ اور اُسکو اظہار سے بند کر دیا۔ مقصود یہ ہے کہ عشق ایک کیفیت وجدانی ہے کوئی شخص اُسکے بیان کافی پر قدرت نہیں رکھتا جو شخص اسکا ارادہ کرتے اُس کی زبان اس سے عاجز ہو جاتی ہے اور تمام امور وجدانیہ کی یہی کیفیت ہے کہ زبان اُسکی تعبیر سے عاجز و قاصر ہے۔ پس اگر کوئی مضمون عاشق کا غیر مفہم ہو یا خلاف حق کا موہم ہو اُسپر طعن مت کرو۔ ~~

میخواست گل کہ دم زند از رنگ و بوی تو | از غیرتش صبا نفس اندر دہان گرفت

شین در غیرتش مضاف الیہ نفس ست۔ مدلول لفظی یہ ہے کہ گل اپنے مین رنگ و بو دیکھکر تیرے رنگ و بو کے مساواۃ کا دعوی کرنا چاہتا تھا۔ مگر صبا نے غایت غیرت سے اُسکا سانس اُسکے مُنہ ہی کے اندر پکڑ لیا یعنی بولنے ندیا چنانچہ گل کا نہ بول سکنا ظاہر ہے۔ اور اسمین نہ بولنے کی ایک ادعائی علت بطور حسن التعلیل کے ہے۔ اور بعض نسخون مین اس طرح ہے نفسش در دہان الخ پس غیرتش کے معنی ہونگے غیرت خود اور بعض نسخون مین ہے غیرتت یعنی از غیرت تو۔ حاصل سب کا ایک ہی ہے مقصود معنوی یہ ہے کہ سالک پر جب غلبہ توحید کا ہوتا ہے تو اپنے افعال وصفات کو عین افعال وصفات حق تخیل کرکے دعوی منصوری کرنا چاہتا ہے مگر فیض وحی کہ پیغام رسانی دوست مین مشابہ صبا کے ہے بمقتضائے غیرت کہ صفات حق مین سے ہے جسکا مقتضا عن القبیح ہے اُسکی زبان پکڑ لیتا ہے۔ یعنی شریعت نہی تشریعی اُسکو منع کرتی ہے گو اثر اُس نہی کا واقع نہو کیونکہ امر تشریعی مستلزم تشریعیہ ہے مستلزم تکوین نہیں۔ پس اسمین اشارہ ہے کہ جب تک مرفوع القلم نہو ایسی حالت مین کف لسان واجب ہے گو غلبہ حال سے ضبط مین کسیقدر تکلف اور تکلیف ہی کیون نہو۔ ~~

چون لالہ کج نہادہ کلاہ طرب ز کبر | ہر داغ دل کہ بادہ چون ارغوان گرفت

ہر داغ دل الخ مبتدا و کج نہادہ الخ خبر و چون حرف تشبیہ و کبر کبر ظاہری یعنی استغنا۔ و داغ دل عاشق کہ دلش داغ شدہ باشد و چون ارغوان یعنی سُرخ مشابہ ارغوان کہ نام گلے ست سُرخ رنگ۔ مطلب یہ کہ جس عاشق نے بادۂ عشق نوش کر لیا وہ تمام ماسوی اللہ سے مستغنی ہو گیا گویا لالہ کی طرح کلاہ طرب کج رکھے ہوئے ہے۔ اسمین ترغیب ہے تحصیل عشق کی۔ اور بعض نسخون مین ہے ہر دل کہ داغ بادہ الخ معنی یہ ہونگے کہ جس دل نے ایسی بادہ کے داغ یعنی طلب کو اختیار کر لیا اور ترکیب وہی ہے۔ ~~

زان روی عشق ساغر می خرمنم بسوخت | کاتش ز عکس عارض ساقی دران گرفت

روی وجہ بمعنی سبب یعنی از ان سبب۔ مدلول لفظی تو ظاہر ہے کہ ساغر مے مین چونکہ عارض ساقی کا عکس پڑا تھا۔ اسلئے مین اُس ساغر کی طلب مین بیتاب و بیقرار ہو گیا اور بلسان اشارت ساغر مے سے مراد تجلی افعالی اور عارض ساقی سے مراد تجلی صفاتی جو ناشی من التجلی الذاتی کما یدل علیہ اضافۃ العارض الی الساقی الذی ہو الذات پس مطلب یہ ہوا کہ افعال حق از جود ال مین صفات حق پر اور ابتدائے

ترغیب تحصیل عشق